نر جانور کے دودھ کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: JTL-2301 تاریخ: 26-05-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے کہ میں نے ایک ویڈیو دیکھی ہے، جس میں بیوپاری واضح طور پر بتا رہا ہے کہ اس کے پاس ایک ایسا نر بکرا ہے، جس کے تھن بھی ہیں اور ان میں کچھ نہ کچھ دودھ بھی آتا ہے، پھر بیوپاری اسی دودھ سے چائے بناتا ہے۔ اس وقت بعض مین سٹریم میڈیا چینلز اور سوشل میڈیا پر بکثرت ایسی ویڈیوز موجود ہیں، جہاں نر بکروں کا دودھ دینا بیان کیا گیا ہے۔ اب شرعی رہنمائی درکار ہے کہ کیا ایسے دودھ کو پینا حلال ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

فقہائے کرام نے اس چیز کی صراحت فرمائی ہے کہ اگر کسی بکرے کو دودھ اُتر آئے، تو یہ دودھ حلال ہے، اور اس کو پینا جائز ہے، کیونکہ شریعت مطہرہ نے کسی بھی حلال جانور کے چند مستثنیٰ اجزاء مثلاً: ذَکر، فرج اور آنتوں وغیرہ کو ممنوع قرار دیا ہے اور نر کو اترنے والا دودھ ان ممنوعہ اجزاء کے قبیل سے نہیں ہے۔

چنانچہ فتاوی خیریہ میں ہے: ”سئل: فیما لو نزل لفحل الغنم لبن، ھل ھو طاھر یحل شربہ أم لا؟“

”أجاب: لا شك في طهارته؛ لما في الجوهرة من أن سؤر مأكول اللحم طاهر كلبنه، والظاهر منه حل شربه، ولم أر من صرح به والله أعلم“ ترجمہ: سوال: اگر نر بکرے کے تھنوں سے دودھ اُتر آئے تو

کیاوہ دودھ پاک ہے اور اس کا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس کی پاکی میں کوئی شبہ نہیں، کیونکہ "الجوهرة" میں ہے کہ گوشت کھائے جانے والے جانور کا جھوٹا (یعنی بچا ہوا) پاک ہوتا ہے، جیسے اس کا دودھ۔ **اور ظاہر یہی ہے کہ اس کا پینا بھی جائز ہے**، البتہ میں نے کسی کو اس بارے میں صراحت کرتے ہوئے نہیں پایا۔

(فتاوی خیریه، جلد1، صفحه49، انوارالازهر)

امام اہلسنت سیدنا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن متوفی 1340 ہجری مذکورہ بالا عبارت کے تحت لکھتے ہیں: "لا باعث علي الحرمة اذ ليس في بدن الغنم ما يحرم اكله حتى الذكر والفرج وانما اكلهما مكروه للاستقذار وهنا لا وجه للكراهة ايضا والاصل الاباحة" ترجمہ: حرمت کا کوئی باعث نہیں، کیونکہ بکرے کے جسم میں کوئی ایسا عضو نہیں جس کا کھانا حرام ہو، حتی کہ نر کا ذکر (عضوِ تناسل) اور فرج بھی۔ البتہ ان دونوں کا کھانا نفرت اور گھن کی وجہ سے مکروہ ہے، اور یہاں (یعنی دودھ کے معاملے میں) تو کراہت کی بھی کوئی وجہ موجود نہیں، اور اصل (قاعدہ) یہی ہے کہ چیز مباح (جائز) ہوتی ہے۔

(التعليقات الرضويه على الفتاوى الخيريه، صفحه1، مخطوط)

فقیہ اعظم مفتی محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فتاوی نوریہ میں فتاوی خیریہ کے حوالے سے اس مسئلہ کو ذکر کر کے برقرار رکھا ہے۔

(فتاوی نوریه، جلد1، صفحه593، دارالعلوم حنفيه فريديه، بصيرپور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــه

مفتی ابو الحسن محمد هاشم خان عطاری

28 ذو القعدة الحرام 1446ھ / 26 مئی 2025ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے